از: مولانا صوفی عبدالحمید سواتی

یہود و نصاریٰ کی اسلام دشمنی اور یورپی کلچر سے مرعوب مسلمان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین تلاش کرے گا اور یہ سمجھے گا کہ ایسا کرکے وہ کامیابی حاصل کر سکتا ہے فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ کیوں کہ اللہ کے نزدیک سچا دین صرف اسلام ہے۔ لہٰذا وہی مقبول ہوگا یہود ونصاریٰ نے یہودیت اور عیسائیت کی تبلیغ کے لیے بین الاقوامی طور پر بڑی بڑی سازشیں کی ہیں۔ ماضی قریب تک سلطنت برطانیہ بڑی وسیع سلطنت اور عظیم طاقت تھی۔ اس نے ساری دنیا کی ناکہ بندی کی ہوئی تھی۔ دو سو سال تک اس طاقت نے دنیا میں اودھم مچائے رکھا تھا خصوصًا اہلِ اسلام کی تذلیل کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ خلافت کو اسی نے ختم کیا، برصغیر کی آزادی کے بعد افریقی ممالک یکے بعد دیگرے آزاد ہونا شروع ہوئے تو وہاں کے لوگ دھڑا دھڑ مسلمان ہونے لگے۔ کہتے ہیں کہ ایک ایک مجلس میں سینکڑوں لوگ اسلام لاتے تھے۔ یہ چیز انگریز کو ہرگز گوارا نہ تھی۔ انہوں نے وہاں پر طرح طرح کے فتنے کھڑے کیے۔ احمد وبیلو مسلمان مبلغ تھے اُن کے علاوہ نائیجیریا کے صدر اور وزراء کو مروا ڈالا۔ جب لوگوں نے قرآن پاک پڑھنا شروع کیا تو انہوں نے تحریف فی القرآن کا ارتکاب کیا۔ تحریف شدہ قرآن پاک کے نسخے بڑے خوبصورت انداز میں طبع کرا کے مفت تقسیم کیے۔ مثال کے طور پر آیت زیرِ مطالعہ میں سے لفظ غیر کو حذف کر دیا اور باقی صرف وَمَنْ یَّبْتَغِ الْاِسْلَامِ دِیْنًا رہ گیا جس کا معنیٰ بالکل الٹ ہو گیا جب یہ بات کرنل نامِ موصوم کے نوٹس میں آئی تو اس نے اس کا سختی سے نوٹس لیا۔ اُس نے اشاعت قرآن کے لیے ایک خصوصی کمیٹی بنائی جس نے پوری صحت کے ساتھ بہت بڑی تعداد میں قرآن پاک طبع کرا کے تقسیم کیے۔ اور ساتھ کہ دیا کہ اس نسخے کے علاوہ کسی دوسرے نسخے کا اعتبار نہ کرو یہ

نسخہ ہمارے پاس بھی موجود ہے انہوں نے اشاعت اسلام کے لیے صوت الاسلام کے نام سے ایک مستقل ریڈیو سٹیشن بھی قائم کیا تاکہ قرآن پاک کی نشرواشاعت ہوتی رہے۔ یہ ناصر کا بہت بڑا کارنامہ ہے اگرچہ اس نے اپنے زمانے میں غلطیاں بھی کیں۔ بہرحال یہود و نصاریٰ کی سازش کا کامیاب جواب دیا گیا اسی لیے اللہ نے فرمایا" لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصٰرٰى اَوْلِيَاءَ یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ یہ سازشی لوگ ہیں، ہر وقت اسلام کو نقصان پہنچانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ لہٰذا اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کی تلاش نہ کرو۔ جو ایسا کرے گا۔ اُس کا دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ ایسا شخص آخرت میں نقصان میں پڑے گا۔ اسلام کے علاوہ کوئی دین بھی کامیابی کی طرف نہیں لے جائے گا۔ بلکہ اس کے متبعین سراسر خسارے کا سودا کریں گے۔

یہود و نصاریٰ کی اسلام دشمنی تو قابلِ فہم ہے وہ تو دوسرا دین ہی تلاش کریں گے۔ مگر بدقسمتی یہ ہے کہ آج کا مسلمان بھی اپنے دین پر اعتماد نہیں کرتا۔ آج کے مسلمان بھی یہی سمجھتے ہیں کہ جب تک غیر اقوام کی شاگردی اختیار نہیں کریں گے، ترقی نصیب نہیں ہوگی۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ جب مسلمان اپنے دین پر یقین کرتے تھے، عروج کی بلندیوں پر تھے۔ کوئی قوم اُن کا مقابلہ نہ کرسکتی تھی۔ مگر اب خود مسلمان انگریزوں سے مرعوب ہیں۔ ان کی تہذیب اختیار کر رہے ہیں۔ انہی کے لہو ولعب میں مشغول ہیں اور اسی میں اپنی کامیابی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ پیروانِ اسلام کے سوا کسی کو فلاح نصیب نہیں ہوسکتی۔ آخرت میں تو سخت نقصان اٹھانے والوں میں ہوں گے۔

تہذیب و تمدن کے علاوہ آج کا مسلمان اسلامی قوانین سے بھی مطمئن نظر نہیں آتا۔ اسی لیے وہ غیر اسلامی قوانین کی طرف دیکھ رہا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اسلام ایک فرسودہ دین بن چکا ہے۔ لہٰذا وہ اقتصادی نظام کے لیے روس، جرمنی، امریکہ اور فرانس کی طرف دیکھ رہا ہے حالانکہ اُن کے پاس تعزیرات کا کوئی قانون موجود نہیں۔ اُن کے تمام قوانین بناوٹی ہیں۔ برخلاف اس کے کہ اسلام کے پاس اپنے قوانین موجود ہیں۔ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کا دستور العمل مشعلِ راہ ہے مگر اب قوانین اُس مجلس شوریٰ سے بنوائے جا رہے ہیں۔ جس میں ہندو اور عیسائی بھی شامل ہیں۔ کیا اسلام کا قانون یہ لوگ بنائیں گے؟ ممبران شوریٰ کے لیے تو خصوصی اہلیت مقرر ہونی چاہیئے تھی۔ جس سے پتہ چلتا کہ واقعی یہ لوگ اسلامی قانون سازی کے قابل ہیں۔ حضرت عمر رضؓ

کی شوریٰ کے ممبر وہ لوگ ہوتے تھے۔ جو قرآن پاک کو زیادہ جاننے والے ہوتے۔ آج بھی اسلامی شوریٰ میں جانے کے اہل وہ لوگ ہیں۔ جو قرآن و سنت اور تعامل صحابہؓ کے عالم ہوں جب تک اہل لوگ اکٹھے نہیں ہوں گے اسلامی قانون کی تدوین نہیں ہوسکتی۔ جب فاسق فاجر، ہندو، مرزائی رافضی وغیرہ ممبران شوریٰ ہوں گے۔ تو اسلامی قانون کیسے بن سکتا ہے؟ وہ تو اپنی اغراض پوری کریں گے۔ یہ سب غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا والی بات ہے۔ اگر فلاح کی ضرورت ہے تو اسلامی قوانین کو من وعن جاری کرنا ہوگا۔ اگر کلچر غیر اقوام کا اپنانا ہے، اقتصادیات اور سیاست ان سے لینی ہے۔ اخلاق ان سے اخذ کرنا ہے۔ تو پھر مسلمانوں کا اللہ ہی حافظ ہے۔ آؤ! آج بھی راہ راست پر آجاؤ۔ اور دین اسلام کو سینے سے لگالو، تو کامیابی و کامرانی نصیب ہو جائے گی۔

کیا غیر مسلم عدالتیں مسلمان میاں بیوی

کا نکاح فسخ کر سکتی ہیں؟

امریکہ، یورپ اور دیگر غیر مسلم ممالک میں مقیم مسلمانوں کو درپیش ایک اہم مسئلہ پر میرپور آزاد کشمیر کے ضلعی مفتی

قاضی محمد سولیس خان ایوبی

کا

ایک اہم تحقیقی فتوٰی

"الشریعۃ" کے آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

یہ فتوٰی برطانیہ کی ایک عدالت کے فیصلہ کے سلسلہ میں استفسار پر صادر کیا گیا ہے اور اس میں غیر مسلم ممالک میں مقیم مسلمانوں کی اس اہم مشکل کا شرعی حل بھی تجویز کیا گیا ہے۔ (ادارہ)